بیانِ قدرِ شبِ برات

۷۲ ھ ۱۲

مؤلّف

بطلِ حرّیت حضرت علامہ مفتی

عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۲۷۹ھ)

تخریج، حواشی، مقدمہ

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، رابطہ: 021-32439799

نام کتاب	:	بیانِ قدرِ شبِ برات
تالیف	:	علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ
سن اشاعت	:	رجب المرجب 1436ھ۔ مئی 2015ء
سلسلۂ اشاعت نمبر	:	253
تعداد اشاعت	:	4500
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

مکان کو شرف ملتا ہے مکین سے اور زمانے کو شرف ملتا ہے کسی خاص یا اہم واقعے سے، جیسے مکہ مکرمہ کو شرف ملا بیت اللہ شریف سے، مدینہ منورہ کو شرف ملا سرورِ کائنات ﷺ سے، اور شبِ قدر کو فضیلت حاصل ہوئی نزولِ قرآن سے، اور دس محرم کو فضیلت ملی اہم واقعات سے، بارہ ربیع الاول کو شرف ملا نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے، اسی طرح پندرہ شعبان یعنی شب برأت کو فضیلت حاصل ہوئی اس امر سے جس کا ذکر اس رسالہ میں آئے گا۔

زیرِ نظر رسالہ مجاہدِ آزادی حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی متوفی ۱۲۷۹ھ کی تصنیف ہے جن کا تعارف ''حالاتِ مؤلّف'' میں مذکور ہے۔ یہ رسالہ نہایت مختصر اور بے حد مفید ہے جسے حضرت علامہ میثم عباس قادری نے تخریج وحواشی کے بعد اشاعت کے لئے ہمیں دیا، علامہ موصوف نے اس رسالے سے قبل ایک مبسوط مقدمہ تحریر فرمایا تھا جو کہ خود ایک رسالہ تھا، جسے ہم نے بعض وجوہات کی بناء پر شامل نہیں کیا۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) قارئین کے لئے مفید جانتے ہوئے اسے اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۲۵۳ پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلّف کی قبر پر ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے اور محقق ومحشّی کو علم دین کی خدمت کی مزید توفیق مرحمت فرمائے اور ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دارالحدیث والافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

حالاتِ مؤلف

مجاہدِ آزادی حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ رحمہ قریشی النسل تھے آپ کے آباء واجداد بغداد سے دیوہ ضلع بارہ بنکی (ہندوستان) میں قیام پذیر ہوئے اسی قصبہ دیوہ میں ۹ شوال ۱۲۲۸ ہجری کو آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد منشی محمد بخش اور چچا عبدالحسیب نے ننھیالی تعلق کی وجہ سے کاکوری میں رہائش اختیار کر لی تھی اسی وجہ سے مفتی صاحب بھی کاکوروی کہلوائے۔ اپنے ننھیال کاکوری میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے رام پور میں تشریف لے گئے، علمائے عصر سے اکتسابِ علم کے بعد دہلی تشریف لائے اور مولانا شاہ محمد اسحاق سے سندِ حدیث حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا بزرگ علی مارہروی سے ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد مولانا عنایت احمد کاکوروی کو علی گڑھ میں منصف کے عہدہ پر ملازمت مل گئی۔ بعد ازاں آپ کا تبادلہ بریلی میں ہو گیا۔ نواب خان بہادر نے رُہیل کھنڈ میں علَم جہاد بلند کیا تو مفتی عنایت احمد کاکوروی صاحب بھی اس میں شریک ہو گئے۔ جہاد میں شمولیت کی وجہ سے آپ کو گرفتار کر کے بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا۔ جس کے نتیجے میں عبور دریائے شور کی سزا سنائی گئی اور ۱۸۵۸ء میں مفتی عنایت احمد کاکوروی بطور سزا ''کالا پانی'' بھیج دیئے گئے۔ ایک انگریز کی فرمائش پر ''تقویم البلدان'' کا ترجمہ کیا جو دو برس میں مکمل ہوا اور رہائی کا سبب بنا۔ ''کالا پانی'' میں مفتی صاحب نے قوتِ حافظہ کی بنا پر مختلف کتب تالیف کیں جب وطن واپس تشریف لائے تو اصل کتب سے مراجعت کی تو تمام مضامین کو بالکل درست پایا جیسا کہ ''تواریخ حبیبِ الٰہ'' کے آخر میں خود تحریر فرماتے ہیں:

> ''یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے حافظ لکھا تھا پھر بفضلہٖ تعالیٰ بعد معاودت کے وطن میں کتب حدیث وسیر معتبرہ سے حرف بحرف مطابق کیا۔'' (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ در مطبع علیمی، لاہور ۱۹۵۰ء)

یہ کتاب انڈمان کے سرکاری ڈاکٹر حکیم امیر خان کی فرمائش پر لکھی گئی تھی وطن واپسی پر مفتی صاحب نے کان پور میں قیام فرمایا مدرسہ فیضِ عام قائم کیا۔ کان پور کے مسلمان تاجر اس مدرسہ کے اخراجات کے کفیل تھے۔ مفتی صاحب خود صرف پچیس روپے ماہانہ تنخواہ لیتے تھے۔ قیامِ کانپور کے

دوران آپ نے حج کا ارادہ کیا۔مولانا سید حسین شاہ صاحب کو مدرسہ فیضِ عام کا مدرّسِ اوّل اور مولانا لطف اللہ علی گڑھی کو مدرسِ ثانی مقرر فرما کر حج کو روانہ ہو گئے، جدہ کے قریب پہنچ کر بحری جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور ۷ شوال ۱۲۷۹ ہجری کو مفتی صاحب بحالتِ احرام غریقِ بحر ہو کر بمطابق حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شہید قرار پائے۔

تصنیفات

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ رحمہ نے متعدد تصانیف لکھیں جن کی فہرست یہ ہے:
(۱) تواریخ حبیب الٰہ (۲) بیان قدر شب برأت (۳) فضائل درود وسلام (۴) محاسن العمل الافضل (۵) الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین (۶) علم الصیغہ (۷) الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعید (۸) ترجمہ تقویم البلدان (۹) وظیفہ کریمہ (۱۰) خجستۂ بہار (۱۱) ہدایت الاضاحی (۱۲) نقشہ مواقع النجوم (۱۳) احادیث الحبیب المتبر کہ (۱۴) فضائل علم وعلماء دین (۱۵) مذمّتِ میلہ ہاء (۱۶) ضمان الفردوس (۱۷) ملخصات الحساب (۱۸) علم الفرائض۔

حضرت مفتی صاحب ایک کتاب بنام ''لوامع العلوم واسرار العلوم'' لکھ رہے تھے جس میں چالیس علوم کا خلاصہ لکھنا چاہتے تھے اور ہر علم کا نام بے نقطہ تھا افسوس یہ منفرد علمی دستاویز بھی مفتی صاحب کے ساتھ ہی غریقِ بحر ہو گئی۔

(حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی کے حالاتِ زندگی کے لیے ''تذکرہ علمائے ہند'' از حکیم رحمان علی، ''تذکرہ علمائے اہلِ سنت'' از مولانا محمود کانپوری اور دیگر کتب سے مدد لی گئی ہے)

راقم کے پاس حضرت مفتی صاحب کی سات ۷ کتب موجود ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) ''تواریخ حبیب الٰہ'' (۲) ''محاسن العمل الافضل'' (۳) ''فضائل درود و سلام'' (۴) ''الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین'' (۵) ''چہل حدیث'' (۶) ''ضمان الفردوس'' (۷) ''بیانِ قدر شبِ برات''۔اللہ جلّ شانہٗ نے توفیق دی تو حضرت مفتی صاحب کی متذکرہ بالا ۷ کتب مجموعہ کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔ان شاء اللہ تعالی

بیان قدر شبِ برأت کی کتابیاتی تفصیل

یہ رسالہ ۱۲۷۲ ہجری میں حضرت مفتی صاحب نے رہائی کے بعد بریلی شریف میں قیام کے دوران لکھا۔ بڑے سائز کے ۸ صفحات پر مشتمل ہے پہلی دفعہ ۱۲۷۳ ہجری اور دوسری مرتبہ

۱۳۱۳ ہجری میں مطبع نامی، لکھنو سے ماہِ شعبان المعظم میں شائع ہوا۔اس کے بعد کی کوئی اشاعت ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ ورسولہٗ اعلم

طباعتِ نو کے متعلق چند ضروری وضاحتیں

(۱) کتاب کی اردو کو اصل کے مطابق برقرار رکھا گیا ہے کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا گیا۔البتہ کچھ الفاظ کی املا کو جدید املا سے تبدیل کیا گیا ہے۔ جیسے ''اوس کو اُس''، ''اونھوں کو اُنہوں ''اور'' جاویں کو جائیں''۔

(۲) عربی عبارات کے تراجم کو حاشیہ کی بجائے متن میں لگا دیا گیا ہے۔

(۳) جہاں حاشیہ کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں حاشیہ کے آخر میں ''میثم قادری'' لکھ دیا گیا ہے تا کہ مصنف اور محشّی میں امتیاز رہے۔

(۴) رسالہ ''بیانِ قدر شبِ برات'' کی تخریج کر دی گئی ہے۔

(۵) اصل کتاب میں کہیں بھی عنوان قائم نہیں کیا گیا تھا اس لئے ضروری مقامات پر مضمون کی مناسبت سے ذیلی عنوانات قائم کر دیئے گئے ہیں۔

(۶) غیر مقلد وہابی حضرات کے جو اقتباسات نقل کیے گئے ہیں ان میں جو الفاظ قوسین میں درج ہیں وہ بھی انہیں کے ہیں سوائے مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ''منصبِ امامت'' کے حوالہ کے، کیونکہ وہاں مشکل الفاظ کے معانی قوسین () میں لگا دیے گئے ہیں۔

(۷) ''بیانِ قدر شبِ برأت'' کی جدید اشاعت (۲۰۱۲ء) میں دو اغلاط باقی رہ گئیں تھیں اُن کو درست کر دیا گیا ہے۔

(۸) جو حضرات اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں وہ فقیر کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مزید کام کرنے کی ہمت عطا کرے اور اسلام پر موت دے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

میثم عباس حنفی قادری رضوی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ وَّ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عُلَمَآءِ اُمَّتِهِ الْمُبَارَكَةِ۔

یہ رسالہ ہے بیانِ احوالِ شبِ برأت میں

قال الله تعالیٰ:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ﴾ (۱)

ترجمہ: ''بے شک اُتارا ہم نے قرآنِ مجید کو ایک برکت والی رات میں، بے شک ہم ہیں ڈرانے والے اُس رات میں تقسیم کیے جاتے ہیں سب کام۔''

پختہ مفسرین (۲) نے لکھا ہے کہ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ سے مراد شبِ برأت ہے اور بڑی فضیلت اِس رات کی یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اِس رات کو مبارک رات فرمایا اور ایک بزرگی اس رات کی یہ ہے کہ قرآن مجید کو کہ منبع سب برکات کا ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ نے نازل کیا اور یہاں نازل کرنے سے مراد زمین پر نازل کرنا نہیں ہے۔

اور بھی آیۂ:

۱۔ پارہ: ۲۵ سورۃ الدخان آیت: ۳،۴

۲۔ علامہ محمود آلوسی ''تفسیر روح المعانی'' میں لیلۃ البراۃ کے متعلق لکھتے ہیں: و قال عکرمه و جماعة هی لیلة النصف من شعبان۔(تفسیر روح المعانی جلد ۲۵، صفحه ۱۵۳ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان) نیز صاحب تفسیر قرطبی علامہ ابی عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی نے بھی حضرت عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ و قال عکرمه اللیلة المبارکة هاهنا لیلة النصف من شعبان (الجامع لاحکام القرآن، تفسیر قرطبی جلد ۱٦، صفحه ۱۱۰ دار الکتاب العربی) (میثم قادری)

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (۳)

ترجمہ: ''مہینہ رمضان کا ہے جس میں اُتارا گیا قرآن۔''

اور

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (۴)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے اتارا قرآن کو شب قدر میں۔''

میں نزول زمین کا مراد نہیں ہوسکتا اِس واسطے کہ زمین پر قرآن مجید یک بارگی نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا تئیس (۲۳) برس میں اُترا اور شروع اُس کا مہینہ ربیع الاول میں ہوا، نہ شبِ برأت میں نہ رمضان میں نہ شبِ قدر میں۔

نزولِ قرآن کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ رحمہ کی تحقیق

شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے اس بات کی تحقیق میں لکھا ہے کہ شبِ برأت میں حکم اُتارنے کلام اللہ کا لوح محفوظ سے بیت العزت میں کہ ایک مکان ہے پہلے آسمان پر ہوا اور اسی سال کے رمضان شریف کے مہینہ میں شبِ قدر میں لوح محفوظ سے بیت العزت میں اُترا اور اوّل شروع نزول کلام اللہ کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ربیع الاول میں ہوا۔(۵)

پس اس آیت میں اور بھی آیۂ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔(٦) میں اُتارنا لوح محفوظ سے بیت العزت میں مراد ہے لیکن شبِ برأت میں اُتارنے کا حکم ہوا تھا اور اس سال کے رمضان کی شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے بیت العزت میں اُتارا گیا اور ماہ ربیع الاول میں اُترنا اُس کا زمین پر شروع ہوا کہ

۳۔ پارہ ۲ سورۃ البقرۃ آیت: ۱۸۵

۴۔ پارہ: ۳۰ سورۃ القدر آیت: ۱

۵۔ تفسیر عزیزی فارسی پارہ عمّ جلد ۴ صفحہ ۳۵۲، ۳۵۳ در مطبع مسلم بک ڈپو کٹرہ شیخ لال چاندکنواں دھلی، تفسیر عزیزی مترجم اردو، جلد ۴ صفحہ ۵۰۱ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ۱۱/ داتا گنج بخش روڈ لاہور

٦۔ پارہ ۳۰، سورۃ القدر آیت ۱

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ''اِقراء'' مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھائی اور تئیس برس میں آہستہ آہستہ سب کلام مجید اُتر چکا اور اس رات میں ایک بزرگی یہ ہے کہ سب کام تقسیم ہوتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارے برس آئندہ میں ہر شخص کی موت اور روزی اور حج اور جو جو کام ہونے والے ہیں لکھ کر ملائکہ کو اُن کی چٹھی مل جاتی ہے۔

شبِ برأت کا مطلب:

برأت کے معنے ہیں چھٹی کے جو کسی کام کی کسی کو دیتے ہیں اس رات کا نام شبِ برأت اسی سبب سے ہے۔

شبِ برأت میں شب بیداری کی فضیلت

ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ برأت میں رات بھر شب بیداری کرو اور اُس کے دن کو یعنی پندرہویں تاریخ روزہ رکھو بے شک اللہ اُترتا ہے اس رات میں غروب آفتاب سے طرف پہلے آسمان کے اور کہتا ہے کہ ہاں کوئی استغفار کرنے والا ہے تو میں اُس کے گناہ بخشوں، ہاں کوئی روزی مانگنے والا ہے۔ تو میں اُسے روزی دوں۔ ہاں کوئی بلا میں پھنسا ہے کہ میں اُسے عافیت دوں ہاں کوئی ایسا ہاں کوئی ایسا یہاں تک کہ صبح ہوتی ہے۔(۷)

اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا کی طرف اُترنے کا مطلب

فائدہ: خدائے تعالیٰ کا اُترنا پہلے آسمان کی طرف اس سے مراد یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ طرف اپنے بندوں کے متوجہ بہ رحمت ہوتا ہے ورنہ اُترنے چڑھنے سے خدائے تعالیٰ پاک ہے۔(۸)

۷۔ ابن ماجه جلد۱ صفحه ٤٣٨ حديث ١٣٨٨ "كتاب اقامة الصلوٰة" "باب ما جاء فى ليلة النصف من شعبان" دارالفكر للطباعة والنشر و التوزيع بيروت لبنان۔ شعب الايمان جلد ٣ صفحه ٣٧٩ حديث نمبر: ٣٨٢٢ "باب فى الصيام" "ما جاء فى ليلة النصف من شعبان دار الكتب العلميه بيروت لبنان"

۸۔ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ رحمہ کی اس وضاحت سے وہابیہ کے جداعلیٰ ابن تیمیہ

اور حدیثوں میں آیا ہے کہ ہر رات میں خدائے تعالیٰ جب تہائی رات باقی رہتی ہے۔ پہلے آسمان کی طرف اُترتا ہے یعنی متوجہ بہ رحمت ہوتا ہے سو شبِ برأت کی یہ بزرگی ہے کہ اس میں غروب آفتاب ہی سے یہ توجہ اور عنایت ہوتی ہے اور بھی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے اس رات میں بڑی بخشش اور عنایت رکھی ہے کہ جس کی تفصیل نہیں۔

اس حدیث میں جو آیا ہے ہاں کوئی ایسا ہاں کوئی ایسا اُس سے یہی مراد ہے کہ جس قسم کی حاجت مانگنے والا ہو اُس کی مراد پوری کی جائے اور یہ حدیث صاف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شبِ برأت میں ہر قسم کی دعا قبول ہوتی ہے۔

شبِ برأت میں کثیر لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے:

اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شبِ برأت میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بہ شمار بالوں بھیڑوں قبیلۂ بنو کلب (۹) کے۔(۱۰)

کے اللہ تعالیٰ کے نزول کے متعلق فاسد عقیدہ کا رد ہوتا ہے مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ حدیث نزول بیان کر کے منبر کی سیڑھیوں سے اترا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے دنیا پر اس طرح اترتا ہے جس طرح دیکھو میں ممبر سے اترتا ہوں، اس پر ایک مالکی فقیہ سمیت دوسرے لوگوں نے اسے مارا۔(ملاحظہ ہو سفر نامہ ابن بطوطہ اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی) اس واقعہ کو وہابیوں کے مشہور مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد نے اپنی کتاب ''نظرِ حذیم'' صفحہ ۱۰۸ (مطبوعہ دارالحدیث گجرات) میں بیان کیا ہے، اور غیر مقلد مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے بھی اپنی کتاب ''ہدیۃ المہدی'' صفحہ ۱۱ (مطبوعہ، دہلی) بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ کا نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں یہی عقیدہ ہے۔(میثم قادری)

۹۔ بنی کلب ایک قبیلہ تھا، عرب میں کہ اُن کے ہاں بھیڑیں بکریاں بہت تھیں خیال کرنا چاہیے کہ ایک بھیڑ کے کتنے بال ہوتے ہیں چہ جائیکہ صدہا بھیڑیں پس خدائے تعالیٰ اس رات میں صدہا کروڑ آدمی دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔۱۲ منہ

۱۰۔ شُعَبُ الايمان جلد۳ صفحه ٣٧٩ حديث ٣٨٢٤ "باب فى الصيام" ما جاء فى ليلة النصف من شعبان دار الكتب العلميه بيروت لبنان

شبِ برأت میں کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

''ابن ماجہ'' نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے شبِ برأت کو اپنے بندوں کی طرف تو سب خلق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک کو اور کینہ والے کو یعنی اُس شخص کو جو کسی مسلمان سے بے سبب کینہ رکھتا ہے اور اسی مضمون کی حدیث ''بیہقی'' نے بھی روایت کی ہے۔(۱۱)

فائدہ: ''مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ'' میں شیخ عبدالحق دہلوی نے بہت حدیثیں اس مضمون کی کہ شبِ برأت میں خدائے تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے لکھی ہیں۔(۱۲)

اور جس طرح کہ اوپر والی حدیث میں استثنا مشرک اور کینہ والے کا ہے اور روایتوں میں اتنے اشخاص کا اور بھی ذکر ہے کہ ان کو بھی خدائے تعالیٰ شبِ برأت میں نہیں بخشتا (۱) قاطع الرحم یعنی جو اقارب سے بدسلوکی کرتا ہے، (۲) عاق یعنی جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے، (۳) شرابی (۴) زناکار (۵) مسبل یعنی جو پاجامہ وضع داری کے لیے ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے، (۶) عُشار یعنی جو ظلم سے محصول لوگوں سے لیتا ہے (۷) جادوگر (۸) نجومی (۹) کاہن یعنی جو جنوں اور شیطانوں کی آمیزش سے خبریں بتاتا ہے، (۱۰) شرطی یعنی سپاہی حاکم کا جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے (۱۱) جابی یعنی جو لوگوں کا مال بطور ظلم

۱۱۔ (۱) ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۹ حدیث: ۱۳۹۰ "کتاب اقامة الصلوٰة" "باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان" دار الفکر للطباعة و النشر و التوزیع بیروت لبنان،
(۲) شُعَبُ الایمان جلد ۳ حدیث نمبر: ۳۸۳۰ صفحہ ۳۸۱ "باب فی الصیام" "ما جاء فی لیلة النصف من شعبان" دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
(۳) اَلْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِی شَیْبَةَ جلد ۱۵ حدیث ۳۰۴۷۹ صفحہ ۴۰۵، کتاب الدعا ما قالو فی لیلة النصف من شعبان وَ ما یغفر فیھا من الذنوب، المجلس العلمی دار قرطبہ بیروت

۱۲۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ فی ایام السُنَہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۶ المقالة الثانیہ کے تحت یہ احادیث نقل کی گئی ہیں۔(میثم قادری)

کے حاکم کو دلواتا ہے (۱۲) صاحبِ کوبہ یعنی نرد کھیلنے والا (۱۳) (۱۳) صاحبِ عرطبہ یعنی ڈھولک طنبورہ طبلہ بجانے والا۔

پس مسلمان کو چاہیے کہ ان گناہوں سے بہت بچے اس واسطے کہ یہ ایسے بڑے گناہ ہیں کہ ایسی مغفرت عامہ کی رات میں بھی نہیں بخشے جاتے۔

شبِ برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول

اور ''بیہقی'' نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور کپڑے اُتارے یعنی سونے کے لیے پھر اچھی طرح نہیں ٹھہرے تھے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کے تشریف لے چلے مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے جائیں گے سو میں نکل کے آپ کے پیچھے ہوئی سو آپ کو میں نے بقیع الغرقد (۱۴) میں پایا کہ مومنین اور مومنات اور شہیدوں کے لیے آپ استغفار کرتے تھے میں نے کہا یعنی دل میں کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ تو خدا کے کام میں ہیں میں دنیا کے کام میں ہوں اور میں پھر آئی اور اپنے حجرہ میں آ گئی، میرا دم چڑھ گیا تھا میرے پیچھے آپ تشریف لائے مجھ سے پوچھا کہ کیسا دم ہے یعنی تمہارا دم کیوں چڑھ گیا ہے میں نے عرض کیا کہ آپ تشریف لائے اور سونے کے لیے اپنے کپڑے اُتارے پھر اچھی طرح نہیں ٹھہرے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کر تشریف لے گئے، مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لیے جاتے ہیں میں اُٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بقیع الغرقد (۱۵) میں دیکھا کرتے تھے آپ

۱۳۔ نرد ایک بازی ہے جسے چوسر بھی کہتے ہیں لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمہ نے ''ماثبت بالسنۃ'' میں ''کوبہ'' کے معنے طبل و بربط یعنی ''باجہ'' لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ کوبہ وہ چھوٹا سا طبلہ ہے جو دوسر والا ہوتا ہے شاید ڈگڈگی مراد ہے۔(میثم قادری)

۱۴۔ بقیع الغرقد نام ہے ایک مقبرہ کا مدینۂ منورہ میں کہ اب عوام اُسے جنت البقیع کہتے ہیں۔۱۲ منہ

۱۵۔ اس طویل حدیث میں سے حضور کے بقیع تشریف لے جانے والے واقعہ کو امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیلِ بالاکوٹ نے بھی اپنی کتاب ''صراط مستقیم'' صفحہ ۵۷ (مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار، لاہور) ایضاً صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار، لاہور) میں بھی نقل کیا ہے۔(میثم قادری)

صلی اللہ علیہ وسلم جو کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا تُو ڈرتی تھی کہ خدائے تعالیٰ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے بلکہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور مجھ سے کہا کہ

''یہ پندرہویں رات شعبان کی ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بہ شمار بالوں بھیڑوں قبیلۂ بنی کلب کے اور نظر رحمت نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں طرف شرک کرنے والے اور نہ طرف کینہ رکھنے والے کے اور نہ طرف اُس شخص کے کہ جو اقارب سے بدسلوکی کرے اور نہ طرف اُس شخص کے جو کپڑا لٹکائے یعنی جیسے پاجامہ ٹخنوں سے تلے وضع داری کے لیے لٹکائے اور نہ طرف اُس کے جو باپ کی نافرمانی کرے اور اُن کو ناخوش رکھے اور نہ طرف دائم الخمر کے یعنی شرابی کے کہ ہمیشہ شراب پیتا رہے۔''

پھر اپنے کپڑے اُتارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا تو اجازت دیتی ہے مجھے اس رات کی شب بیداری کی میں نے کہا کہ ہاں ماں باپ میرے آپ پر قربان، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سجدہ نہایت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ کی روح قبض ہوگئی میں نے اُٹھ کر آپ کو ٹٹولا اور آپ کے تلووں (۱۶) پر ہاتھ رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبش کی میں خوش ہوئی اور میں نے سنا کہ آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۱۶۔ قدیم مطبوعہ نسخہ میں یہاں ''آپ کے تلووں'' کے بجائے ''آپ کی تلواروں'' لکھا ہے یہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے کیوں کہ حدیث شریف کے متن میں ''باطن قدمیہ'' کے الفاظ ہیں لہٰذا اسے حدیث شریف کے مطابق درست کر دیا گیا ہے۔ (میثم قادری)

ترجمہ: ''پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی غصہ تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے بڑا ہے منہ تیرا یعنی ذات تیری، نہیں احاطہ کرسکتا میں تیری تعریفیں، تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی۔'' ۱۲ منہ

جب صبح ہوئی میں نے اس دعا کا آپ کے سامنے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا سیکھ لے تو اس دعا کو اور سکھا۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ سکھائی ہے اور مجھ سے کہا کہ سجدہ میں اسے بہ تکرار کہو۔ انتہیٰ۔ (۱۷)

اِس حدیث سے بھی بڑی بزرگی شبِ برأت کی ثابت ہوتی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس رات میں عبادت کرے شب بیداری کرے اور مومنین اور مومنات اور شہدا کے لیے استغفار کرے اور سجدوں میں نفلوں کی دعائے مذکور بہ تکرار کہے۔

اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے دیکھا شبِ برأت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ میں مانند کپڑے پڑے ہوئے کے یعنی بہ کمال عاجزی اور آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَ سَوَادِيْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَ مَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ تُرْجٰى(۱۸) لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَه(۱۹) وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ۔

۱۷۔ شُعَبُ الایمان جلد: ۳، صفحہ ۳۸۴، ۳۸۵، حدیث ۳۸۳۷ "باب فی الصیام ما جاء فی لیلة النصف من شعبان" دار الکتب العلمیة بیروت لبنان

۱۸۔ شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ اور ماثبت بالسنہ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی کے نسخے میں ترجٰی کی بجائے یرجٰی لکھا ہے۔ (میثم قادری)

۱۹۔ شُعَبُ الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے نسخے میں "صَوَّرَهٗ" موجود نہیں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمہ نے جو دعا "مَا ثَبَتَ بِالسنہ" نقل کی ہے اس میں صَوَّرَهٗ کا لفظ شامل ہے لیکن اس میں یَدِیْ کے بعد ''و'' شامل نہیں ہے۔ (میثم قادری)

ترجمہ: ''سجدہ کیا تجھ پر باطن میرے نے اور جسم میرے نے اور ایمان لایا تجھ پر دل میرا پس یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ اس سے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر اے بزرگ قدر کہ امید ہے تجھ سے ہر بڑے کام کی بخش دے بڑے گناہ کو سجدہ کیا میرے منہ نے اُس ذات کو جس نے اُسے پیدا کیا اور اُس کی صورت بنائی اور اُس کے کان آنکھ بنائے۔'' ۱۲منہ

پھر اُٹھایا آپ نے سر مبارک اپنا پھر سجدہ کیا اور کہا:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ (۲۰) اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاوٗدُ وَ اَغْفِرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَ حُقَّ لَهٗ اَنْ يَسْجُدَ (۲۱)

ترجمہ: ''پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی غضب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عفو کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھ سے نہیں احاطہ کر سکتا میں تیری تعریفیں تُو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی۔ کہتا ہوں میں جیسے کہا میرے بھائی داؤد نے اور خاک میں مَلتا ہوں میں منہ اپنا اپنے مالک کے لیے وہ اسی لائق ہے کہ اُسے سجدہ کریں۔'' ۱۲منہ

پھر اٹھایا اپنا سر مبارک اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا نَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ تَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَّ لَا شَقِيًّا (۲۲)

۲۰۔ ''شُعَبُ الایمان'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے نسخہ میں ''لا احصی ثنا علیك'' کے الفاظ موجود نہیں لیکن ''ماثبت بالسنہ'' میں موجود ہیں۔ (میثم قادری)

۲۱۔ شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ کے متن میں وَ حَقُّ لَهٗ اَنْ يَسْجُدَ کے الفاظ موجود نہیں البتہ محقق نے حاشیہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ (میثم قادری)

۲۲۔ شُعَبُ الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت میں یہ دعا اس طرح ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا نَقِيًّا مِن الشر لَا جَا فياً و لا شَقِيًّا۔ (میثم قادری)

ترجمہ: ''یا اللہ دے مجھے دل شرک سے پاک پرہیزگار نہ بدکار نہ بدبخت۔''
۱۲منہ (الخ) (۲۳)

فائدہ: جس آدمی کو خدائے تعالیٰ توفیق عبادت شبِ براَت کی دے اُس کو چاہیے کہ کچھ نوافل موافق حدیث اوّل کے پڑھے یعنی جو دعا اُس حدیث میں ہے سجدوں میں یہ تکرار پڑھے اور کچھ نوافل مطابق اس حدیث کے پڑھے یعنی ہر رکعت میں سجدۂ اولیٰ میں سَجَدَلَكَ خَيَالِيْ آخر تک اور دوسرے سجدہ میں اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ آخر تک اور بعد سر اُٹھانے کے دوسرے سجدہ سے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا آخر تک پڑھے اور حنفیہ کے نزدیک بھی نفلوں میں سجود وغیرہ میں ایسی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے اور امام ابوحنیفہ صاحب اور اکثر علماء کے نزدیک احادیث مذکورہ میں سجدہ نماز کا ہی مراد ہے نہ نرا سجدہ بے نماز کے۔ اور اگر بہت نفلیں ایسی نہ پڑھ سکے ایک ایک دوگانہ (۲۴) دونوں حدیثوں کے موافق پڑھ لے کہ یہ عمل شبِ براَت میں باتباع سنت موجب فلاح دنیا و آخرت ہے۔ شیخ امام عارف باللہ ابوالحسن بکری علیہ رحمہ نے فرمایا ہے کہ بہتر ہے اس رات میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ (۲۵) كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: ''یا اللہ تو عفو کرنے والا بزرگ ہے دوست رکھتا ہے تو عفو کو پس عفو کر مجھ سے یا اللہ میں چاہتا ہوں عفو اور عافیت اور ہمیشہ کی عافیت دنیا اور آخرت میں۔'' ۱۲منہ (۲۶)

اس واسطے کہ اس دعا کا پڑھنا شبِ قدر میں وارد ہے اور بعد شبِ قدر کے سب راتوں سے یہ رات افضل ہے۔

۲۳۔ شُعَبُ الایمان جلد: ۳ صفحہ ۳۸۵ حدیث ۳۸۳۸ جلد:۳ ''باب فی الصیام'' ما ''جاء فی لیلۃ النصف من شعبان'' دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

۲۴۔ یعنی نماز کی دو رکعتیں۔ (میثم قادری)

۲۵۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی کے مطبوعہ نسخہ میں ''عَفُوٌّ'' موجود نہیں ہے (میثم قادری)

۲۶۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ، صفحہ ۳۵۹، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اس دعا کے پڑھنے کو بھی بہتر لکھا ہے اور ایک حدیث نقل کی ہے حضرت آدم نے جب زمین پر اُترے طوافِ خانۂ کعبہ سات بار کر کے دو رکعتیں مقام ابراہیم میں پڑھ کے یہ دعا پڑھی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا تُبَاشِر (۲۷) قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَ رَضِّنِیْ (۲۸) بِقَضَائِكَ (۲۹)

ترجمہ: ''یا اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میری چھپی بات اور کُھلی، قبول کر میرا عذر اور جانتا ہے تو میری حاجت پس دے مجھے جو میری درخواست ہے اور جانتا ہے تو جو میرے جی میں ہے پس بخش گناہ میرے چاہتا ہوں میں تجھ سے ایسا ایمان کہ میرے دل سے لگ جائے اور یقین سچا یہاں تک کہ جانوں میں کہ نہیں پہنچتی مجھ کو مگر وہ ہی چیز جو تو نے لکھ دی اور راضی کر مجھے اپنے تقدیر پر۔'' ۱۲ منہ

تنبیہ: بعضی ترکیبیں نمازوں کی اس رات میں منقول ہیں مثلاً یہ کہ سو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں گیارہ بار **قل ھو اللہ** یا ہر رکعت میں دس دس بار کہ کل **قل ھو اللہ** ہزار بار ہو جائے یا یہ کہ ۱۴- رکعتیں پڑھے بعد اُس کے ۱۴ بار الحمد اور ۱۴ بار قل ھو اللہ اور ۱۴ بار **قل اعوذ برب الفلق** اور ۱۴ بار **قل آعوذ برب الناس** اور آیۃ الکرسی ایک بار اور لَقَدْ

۲۷۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَہ مطبوعہ کراچی کے نسخہ میں "تباشر" کی جگہ "بیاشر" لکھا ہے نیز اس دُعا کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تفسیر فتح العزیز جلد اول میں نقل کیا ہے۔ (میثم قادری)

۲۸۔ ماثَبَتَ بِالسُّنہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی اور تفسیر فتح العزیز جلد اول میں رَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ موجود نہیں بلکہ اس کی جگہ رضائک قسمت لی کے الفاظ لکھے ہیں۔ (میثم قادری)

۲۹۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَہ فِیْ اَیَّامَ السَّنَہ صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی

جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ۔ (۳۰) ایک بار اور اُن کے ثواب بیان کیے ہیں سو جو حدیثیں اس باب میں نقل کی گئی ہیں ثابت نہیں ہیں بلکہ موضوع ہیں اُن کے موافق عمل نہ چاہیے۔ (۳۱)

شبِ براٗت میں آتش بازی حرام ہے

تنبیہ ثانی: شیخ عبدالحق دہلوی نے "مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّہ" میں لکھا ہے کہ ''شبِ براٗت میں روشنی کرنا چراغ جلا کے گھروں میں دیواروں پر رکھنا آتش بازی چھوڑنا اور اس بات کے لیے مجتمع ہونا بہت بُری بدعت ہے سوا ہندوستان کے اور کہیں اِس کا رواج نہیں سو یہ بات ہنود سے مسلمانوں نے لے لی ہے جیسے وہ دیوالی میں چراغاں کرتے ہیں ایسے ہی یہ لوگ شبِ براٗت میں کرنے لگے اور بہت رسمیں کفر کی ہند کے مسلمانوں میں بسبب اختلاط ہنود کے جاری ہوگئی ہیں۔'' (۳۲) اور ''فتاویٰ قنیہ'' (۳۳) میں ہے:

۳۰۔ پارہ ۱۱، سورہ توبہ آیت ۱۲۸

۳۱۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس رات نوافل ادا کرنا منع ہیں کیونکہ پچھلے اور آئندہ صفحات میں خود حضرت مفتی عنایت احمد کاکوری علیہ رحمہ نے شبِ براٗت میں نوافل پڑھنے کی تلقین کی ہے یہاں مفتی صاحب کی مراد یہ ہے کہ جو بعض ترکیبیں احادیث سے نقل کی جاتی ہیں چونکہ وہ احادیث موضوع ہیں اس لیے کوئی یہ اعتقاد رکھ کر نہ پڑھے کہ نفل کی یہ ترکیب اور اس کا ثواب حدیث سے ثابت ہے اپنی مرضی سے جتنا دل چاہے نوافل ادا کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (میثم قادری)

۳۲۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃ مترجم صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار، کراچی

۳۳۔ فتاویٰ قنیہ نامعتبر کتاب ہے اس کے متعلق اعلیٰ حضرت اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمہ نقل فرماتے ہیں کہ ''اس حکایت کا حاکی زاہدی اور محکی فیہ وقنیہ وزاہدی معتمد نہ قنیہ معتبر خصوصاً ایسی حکایت ہیں کہ بمعنے مفید مخالف اصلاً قواعدِ شرع سے مطابق نہیں "فی رد المحتار اول کتاب الطهارة کتاب القنيه مشهور بضعف الرواية ۱ ه و فی العقود الدرية آخر الکتاب ذکر ابن وهبان انه لا يلتفت الی مانقله صاحب القنيه يعنی الزاهری مخالفا للقواعد ما لم يعضده نقل من غيره و مثله فی النهر ايضاً ۱ ه و نقله

اِسْرَاجُ السَّرجِ الْکَثِیْرَۃِ لَیْلَۃَ الْبُرَاۃِ (۳۴) فِی السِکَكِ وَ الْاَسْوَاقِ بِدْعَۃٌ وَ کَذَا فِی الْمَسَاجِدِ وَ یُضْمِنُ الْقِیَمَ۔ (۳۵)

یعنی ''جلانا بہت چراغوں کا شبِ برأت میں کوچوں میں اور بازاروں میں بدعت ہے اور ایسے ہی مسجدوں میں اور جو متولی مسجد کا صرف مسجد میں سے

ایضًا فی الدرر عن المصنف عن ابن و هبان و فی صوم الطحطاوی قبل فصل العوارض بنحر ورقة القنیه لیست من کتب المذهب المعتمده (ترجمہ: ''ردالمحتار کتاب الطہارۃ کی ابتداء میں ہے قنیہ ایسی کتاب ہے جو ضعیف روایات میں مشہور ہے اھ ''العقود الدریہ'' کے آخر میں ہے کہ ابن وہبان نے کہا صاحب قنیہ یعنی زاہدی کی مخالف قواعد نقل کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جب تک کسی اور کی روایت سے تائید نہ ہو جائے اسی طرح نہر میں بھی ہے اھ دُرر میں بھی بواسطہ مصنف ابن وہبان سے قنیہ کا ضعف نقل کیا ہے طحطاوی نے کتاب الصوم میں فصل فی العوارض سے تقریباً ایک صفحہ پہلے نقل کیا کہ قنیہ مذہب کی معتمدہ کتب سے نہیں ہے۔'') خامساً زاہدی۔ اس مسئلہ میں بالخصوص متہم کہ وہ مذہب کا معتزلی ہے اور معتزلہ خذلهم اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک اموات مسلمین کے لیے دعا محض بیکار کما نص علیہ فی شرح العقائد و شرح الفقه الاکبر وغیرہا۔ (بذل الجوائز علی الدعا بعد صلاۃ الجنائز صفحہ ۱۰ مطبوعہ حسنی پریس واقع محلّہ سوداگران، بریلی) حضرت علامہ شامی ''شرح عقود رسم المفتی'' میں فرماتے ہیں: ''علامہ محمد ہبۃ اللہ بعلی ''الاشباہ'' کی شرح کے شروع میں لکھتے ہیں فتویٰ کے تعلق سے ضعیف کتابیں یہ ہیں...... قنیہ کے مصنف کی تمام کتابیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں ضعیف اقوال نقل کرتے ہیں'' (شرح عقود رسم المفتی صفحہ ۲۱ مترجم مفتی سعید احمد پالنپوری دیوبندی ناشر مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

۳۴۔ ''فتاویٰ قنیہ'' کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی لائبریری میں موجود ہے جس کا نمبر ۳/۲۷۴۹ ہے لیکن اس نسخے میں السِّکُلَكِ کی جگہ السکكِ لکھا ہے نیز اس میں ''لیلۃ البراۃ'' کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں۔ (میثم قادری)

۳۵۔ فتاویٰ قنیہ باب فیما یتعلق بیوم عاشورا و لیلۃ البرأت صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷

یہ چراغ جلائے تو اُس کا تاوان دے۔'' (۳۶)

۳۶۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ رحمہ لکھتے ہیں: یہ شبہ نہ ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک مکروہ کیونکہ ان دونوں قولوں میں بآسانی تطبیق ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ جو علماء استحباب روشنی کے قائل ہیں اُن کی غرض روشنی سے یہ ہے کہ مساجد میں بہ نیت ثواب قنادیل وغیرہ روشن کرنا مستحب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہا نے مساجد میں روشنی کی اور جو علماء کراہیت کے قائل ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ علاوہ مساجد کے بلا غرض صحیح مثلاً بازاروں وغیرہ مقامات پر روشنی نہ کرنا چاہیے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں محض مال کا ضائع کرنا ہے۔ (فضائل الشعبان صفحہ ۱۱ مطبوعہ کریمی پریس، لاہور) اس کے کچھ صفحات بعد مزید لکھتے ہیں کہ ''روشنی کے تین درجے ہیں۔

(۱) ایک بقدر حاجت ضروری لابدی۔ وہ اس قدر میں حاصل ہے کہ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم شروع امر میں کھجور کی شاخیں جلا کر اپنی حاجت پوری کر لیا کرتے تھے اس میں مسجد کا فرش اور جائے سجدہ اور نمازی لوگ ایک دوسرے کو نظر آجاتے تھے۔

(۲) دوم زینت کے لیے وہ فعل حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ تمام مسجد کثرت قنادیل سے چمک اٹھی جیسا کہ ''غنیّۃ'' کی عبارت سے ہم ثابت کر آئے ہیں اور جیسا کہ ''تنبیہ'' فقیہ ابواللیث علیہ رحمہ میں ہے ''رای القنادیل تزهر فی المساجد'' اسی طرح ''حلبی'' وغیرہ میں ہے غرضیکہ کل روایتوں میں لفظ تزهر صیغۂ مضارع موجود ہے اور وہ مشتق ہے زہور سے اور معنے اس کے صراح میں لکھے ہیں زہور ''روشن شدن آتش و بالا گرفتنِ آں'' بنا بریں ہم کہتے ہیں کہ یہ فعل امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلاشبہ قدر حاجت ضروری سے زیادہ تھا لیکن یہ بھی ہے کہ قدر حاجت زینت سے زیادہ تھا۔

(۳) سوم یہ کہ زینت مکان تو متعدد قنادیل سے حاصل ہو سکتی تھی مگر بلا غرض صحیح خواہ نخواہ فخر و نمود و نمائش کے لیے روشنی میں مبالغہ کیا۔ بے شک یہ اسراف ہے اور جس کسی نے منع کیا اسی قسمِ ثالث سے منع کیا ہے نہ کہ قسم اوّل و دوم سے و لا یخفی ذالك علی الفقیه۔

پس جو لوگ اول و دوم سے بلا لحاظِ نیت حرام و بدعت کہہ دیتے ہیں وہ بہت بڑی کج فہمی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو چاہیے کہ حضرت تمیم داری اور حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

برکت والے اوقات میں گناہ کرنا زیادہ عذاب کا باعث ہے

مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اس رات بزرگ میں بدعت مذکورہ اور سب گناہوں سے پرہیز کرے اس واسطے کہ ثابت ہے شرع میں کہ اوقاتِ متبرکہ میں گناہ کرنا مُوجب زیادہ عذاب کا ہوتا ہے اور بہت بُری رسم قریب بہ کفر یہ ہے کہ شبِ برأت میں اکثر جُہّال گھوڑے ہاتھی مٹی کے رکھتے ہیں اور اُن پر چراغ جلاتے ہیں سوان لوگوں نے تو بے شک شبِ برأت

وغیرہم کے معمول بہ کا ادب کریں کہ پہلے پہل بغرضِ زینتِ مساجد یہ فعل انہوں نے کیا جو قدر حاجت ضروریہ سے یقیناً روشنی زیادہ تھی۔ حیرت ہے کہ جب یہ لوگ مدینہ منورہ جاتے ہوں گے اور روضۂ نورانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرداگرد جھاڑ اور فانوس اور ہزارہا قنادیل دیکھتے ہوں گے تو اُن کی جگمگاتی ہوئی روشنی سے آنکھیں بند کر لیتے ہوں گے یا کیا اور بوجہ غیظ وغضب روضۂ اطہر کی کماینبغی زیارت بھی کرتے ہوں گے یا نہیں''۔ (فضائل الشعبان صفحہ ۱۶ مطبوعہ کریمی پریس لاہور)

اجمل العلماء سلطان المناظرین حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی علیہ رحمہ ''حموی'' اور ''ما ثبت بالسنۃ'' کی عبارات کے متعلق فرماتے ہیں ''ان میں ان چراغاں کی ممانعت نہیں بلکہ شبِ برأت کی اس روشنی کی ممانعت ہے جس میں کوئی نیت خیر نہ ہو اور بغرض تفاخر وغیرہ مفاسد کے اس زمانہ میں رائج ہو اور اپنے مکانات اور دیواں پر اس کی رسم ہو......تو ایسی روشنی جس میں ایسے مفاسد ہوں اور نیت خیر نہ ہو وہ ضرور ناجائز وحرام ہے اسی طرح مال وصیت یا وقف سے مسجد کی ضروری روشنی سے زائد چراغ جلانے واقعی ممنوع ہیں، تو ان سے تراویح کے ختم میں چراغاں نہیں کر سکتے تو وہابیہ کی یہ جہالت ہے کہ انہوں نے اس سے یہ غلط نتیجہ اخذ کر لیا کہ تراویح کے ختم میں چراغاں ہی ناجائز ثابت ہوا بلکہ ان مسائل کی حقیقت یہ ہے کہ وصیت و وقف میں مال دینے والے کی نیت کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اور انہوں نے چراغاں کی نیت سے نہیں دیا لہٰذا ان کا مال اس مصرف میں خرچ نہیں ہوسکتا'' (فتاویٰ اجملیہ کتاب الحظر والاباحہ جلد ۳ صفحہ ۳۴۲ شبیر برادرز اردو بازار، لاہور)

مزید تفصیل کے لیے دوماہی ''کلمہ حق'' شمارہ نمبر ۹ ملاحظہ کریں اس میں حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری کا رسالہ ''فضائل الشعبان'' اور اجمل العلماء حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی کا مکمل فتویٰ شامل ہے۔ (میثم قادری)

کو بالکل دیوالی کر دیا مردوں کو چاہیے کہ عورتوں کو اور اہل علم کو چاہیے کہ بے علموں کو ایسی باتوں سے منع کریں اور سمجھا کے باز رکھیں۔

خلاصۂ رسالہ

اور خلاصہ اس رسالہ کا یہ ہے کہ شبِ برأت بزرگ رات ہے بعد شبِ قدر کے اس کا رتبہ ہے اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے اور عبادت کا زیادہ ثواب ہوتا ہے اس رات میں شب بیداری کرے۔ نفلیں پڑھے اور بعضی نفلوں کے سجدوں میں وہ دعائیں پڑھے جو پیغمبر صاحب نے پڑھی تھیں اور استغفار اپنے لیے اور مومنین اور مومنات اور شہدا کے لیے کرے درود اور ذکر الٰہی اور تسبیح پڑھ کے رات ختم کرے دعائیں اپنے لیے اور سب دوست آشنا عزیز قریبوں اور مسلمانوں کے لیے مانگے اور روشنی آتش بازی اور سب گناہ کے کاموں سے بچے، یہ رسالہ ۱۲۷۲ ہجری میں ''بیان فضیلت ومرتبۂ شبِ برأت'' میں لکھا گیا لہٰذا نام اس کا ''بیانِ قدرِ شبِ برأت'' رکھا گیا۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع دے اور مؤلف کو نعمائے باطن وظاہر عطا فرمائے۔

والمولف العبد المعتصم بذیل سید الانبیاء

محمد عنایت احمد غفر له الله الصمد

واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ خیر خلقه محمد واٰله اصحابه اجمعین۔

تمت

قطعۂ تاریخ طبع از نتائج افکار طبع سلیم شیخ امیر اللہ تخلص تسلیم

لطفِ حق سے چھپا یہ نسخۂ خوب
ہر ورق جس کا رشکِ لالہ ہے
مصرعِ سالِ طبع لکھ تسلیم
نافعِ خلق کیا رسالہ ہے
۱۲۳۳ھ

خاتمۃ الطبع

خدا کے فضل سے یہ رسالہ شبِ برأت میں تصنیف عالمِ باعمل فقیہ بے بدل مولٰنا بالفضل والکمال اولٰینا جناب مفتی محمد عنایت احمد مرحوم مغفور اہتمام راجی رحمۃ ربہ الصمد ابو الحسنات قطب الدین احمد سے دوسری مرتبہ مطبع نامی لکھنو ماہِ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ میں چھپا۔

اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانانِ اہل سنت کے نام

شبِ برأت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت عزّ وجل میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزّ وجل بطفیلِ حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور، علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چندان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، ان کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کر دیں یا مُعاف کرا لیں کہ بِاِذْنِہٖ تعالٰی حقوق العباد سے صحائف اعمال (یعنی اعمال نامے) خالی ہوکر بارگاہِ عزت عزوجل میں پیش ہوں۔ حقوق مولٰی تعالٰی کے لیے توبۂ صادِقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تعالٰی ضرور اِس شب میں امید مغفرتِ تامّہ (تام۔مَہ) ہے بشرطِ صحت عقیدہ۔ وَ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ یہ سنّت مصالحتِ اخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) ومعافی حقوق بحمدہٖ تعالٰی یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اجراء کر کے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیٔ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کے لیے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اِس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے۔) کے مصداق اور اِس فقیر کے لیے عفو و عافیت دارین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لیے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (ان شاء اللہ عزّ وجل) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح ومعافی سب سچے دل سے ہو۔

والسّلام

(فقیر احمد رضا قادری از بریلی، کلیات مکاتیب رضا صفحہ ۳۵۶، ۳۵۷ مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور)